8991- کیا قبر والے کی پہچان کے لیے قبر پر کوئی علامت اور نشانی رکھنا جائز ہے ؟

سوال

ہمارے ہاں عادت ہے کہ قبر پر میت کے سرہانے اور پاؤں والی طرف، یا بعض اوقات صرف سرہانے پتھر یا سیمنٹ کی کوئی چیز یا کوئی لکڑی وغیرہ رکھی جاتی ہے، اس میں اسلامی حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

شریعت مطہرہ نے قبروں پر کچھ بنانے کو حرام قرار دیا ہے، اور قبر پر بنی ہوئی عمارت وغیرہ کو منہدم کرنے کا حکم دیا ہے، اور میت کے اہل وعیال اور دوست واحباب کے لیے قبر پر کوئی نشانی اور علامت رکھنا جائز قرار دیا، لیکن یہ علامت شریعت مطہرہ کی ممنوع کردہ اشیاء مثلا عمارت یا کوئی اور چیز نہ ہو.

1– قبروں پر عمارت تعمیر کرنے کی حرمت کی دلیل یہ ہے :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر کچھ تعمیر کرنے سے منع فرمایا.

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (670).

التجصیص : چونا گچ کے ساتھ پلستر کرنے کو کہتے ہیں.

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولہ : "ان یبنی علیہ" یعنی قبر پر کچھ تعمیر کیا جائے، اس میں قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی حرمت پائی جاتی ہے.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی اور ان کے اصحاب نے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

اگر تو قبر پر تعمیر کردہ اشیاء بانی کی ملکیت ہو تو مکروہ ہے، اور اگر قبرستان میں ہو تو پھر حرام.

لیکن اس تفصیل کی کوئی دلیل نہیں.

حالانکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول تو یہ ہے کہ :

"میں نے مکہ میں آئمہ کرام کو دیکھا کہ وہ قبر پر تعمیر کردہ کو منہدم کرنے کا حکم دیتے تھے".

اور اس انہدام پر مندرجہ بالا حدیث بھی دلالت کرتی ہے.

دیکھیں : نیل الاوطار (132/4) اور الام للشافعی (277/1).

اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کی جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل فقرہ میں آرہی ہے :

اور قبروں پر بنی ہوئی عمارت وغیرہ کے انہدام کا حکم تو سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے .

ابو ھیاج اسدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا :

"کیا میں تجھے اس مہم کے لیے روانہ نہ کروں جس کے لیے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا :

"کہ تو ہر مجسمے تو توڑ دے، اور ہر اونچی قبر کو برابر کردے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (969).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولہ : "ہر اونچی قبر کو برابر کردو"

اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ : سنت یہ ہے کہ کسی افضل یا غیر افضل شخص کی قبر کی اونچائی میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہئے، اور اسے زیادہ اونچا نہیں کرنا چاہیے .

اور ظاہر یہ ہے کہ : اجازت سے زیادہ قبر کو اونچا کرنا حرام ہے، امام احمد اور امام شافعی اور امام مالک کے اصحاب کی ایک جماعت نے اس کی صراحت بیان کی ہے .

اور یہ کہنا کہ یہ ممنوع نہیں ہے، کیونکہ سلف اور خلف سے ثابت ہے اور اس پر کسی کا انکار نہیں، جیسا کہ امام یحیی اور مہدی نے "الغیث" میں کہا ہے، یہ قول صحیح نہیں، کیونکہ اس میں انتہائی چیز تو یہ ہے کہ انہوں نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے، اور جب ظنی امور ہوں تو اس میں سکوت دلیل نہیں بن سکتا، اور قبروں کو اونچا کرنے کی حرمت کو ختم کرنا ظنی امور میں سے ہے .

اور قبروں پر قبے، اور مزار وغیرہ تعمیر کرنا تو بالاولی اس حدیث میں شامل ہوتا ہے، جس حدیث میں قبر کو اونچی کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور پھر ایسا کرنے میں قبروں کو مساجد اور سجدہ گاہ بنانا بھی ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے .

دیکھیں : نیل اولاطار (130/4).

لیکن کسی جائز اور مباح چیز کے ساتھ قبر کی نشانی اور علامت رکھنا جائز ہے، سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا بیان ملتا ہے :

کثیر بن زید مدنی مطلب رحمہ اللہ تعالی سے بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ فوت ہوئے اور انہیں دفن کیا جا چکا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پتھر لانے کا حکم دیا تو وہ شخص اسے نہ اٹھا سکا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھے اور اپنے بازؤں سے آستانیں اوپر کیں- کثیر رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ : مطلب نے کہا : جس نے مجھے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتایا وہ کہتا ہے :- جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازؤں سے کپڑا دور کیا تو گویا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بازؤں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پتھر اٹھا کر ان کے سر کے پاس رکھ دیا، اور فرمانے لگے :

"اس سے میں اپنے بھائی کی قبر پہچان لیا کرونگا، اور اپنے خاندان میں سے مرنے والوں کو اس کے قریب دفن کر سکوں گا".

سنن ابوداود حدیث نمبر (3206) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے التلخیص الحبیر (133/2) میں اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

پتھر یا لکڑی کے ساتھ قبر کی علامت اور نشانی رکھنے میں کوئی حرج نہیں.

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : قبر کی پہچان کے لیے علامت اور نشانی رکھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر کی علامت اور نشانی رکھی تھی.

دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ المقدسی (191/2).

واللہ اعلم.